پریس ریلیز

عالمی بینک کا حمایت یافتہ مہنگی اور عارضی ایندھن ایل این جی کی توسیع پر مبنی توانائی کا منصوبہ۔

22 جون 2022 کو کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں بین الاقوامی اور مقامی ماہرین نے عالمی بینک کی جانب سے پاکستان میں گیس اور ایل این جی کے بنیادی ڈھانچے کی معاونت اور توسیع پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا جو پیرس معاہدے کے اہداف کے لیے بہت بڑا خطرہ اور ایک تباہ کن موسمیاتی تبدیلی کے بحران کا سبب بن سکتی ہے۔

ہالینڈ میں قائم ایک غیر منافع بخش تنظیم ریکورس کے ایک تحقیقی مطالعے کے نتائج پر بحث کرتے ہوئے ماہرین نے عالمی بینک اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (IFC) پر زور دیا کہ مہنگی ایل این جی کی درآمدات اور گیس کی توسیع میں سرمایہ کاری بند کرے اور پاکستانی حکومت کی اس طرح مدد کرے کہ وہ اپنی مقامی ایل این جی کو استعمال کرنے میں خود کفیل ہو ۔ خاص طور پر توانائی کے پائیدار، اور قابل تجدید ذرائع جیسے ہوا اور شمسی توانائی کو بروئے کار لا کر مقامی ضرورت کو مد نظر رکھ کر منصوبے تشکیل دئے جائیں۔

بدھ کو الائنس فار کلائمیٹ جسٹس اینڈ کلین انرجی کے زیر اہتمام ایک ویبینار منعقد کیا گیاجس کا موضوع 'پاکستان میں گیس کے مسائل اور مُشکلات تھا۔ اس ویبینار میں نشاندہی کی گئی کہ فوسل گیس کے لیے عالمی بینک کی مدد نے پاکستان کی صاف توانائی کی طرف منتقلی کو کس طرح متاثر کیا ہے'۔ پاکستان میں توانائی کی منتقلی پر کام کرنے والی سول سوسائٹی کی تنظیمیں جیسا کہ فران وٹ کے سینئر کنسلٹنٹ نے کہا، "بینک اور آئی ایف سی پاکستان میں گیس اور ایل این جی کی توسیع کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں جس سے ملک کو ایندھن پر مبنی ایک اور غیر پائیدار توانائی کے ماڈل کی طرف دھکیلا جا رہا ہے جو ممکنہ طور پر ناکارہ اثاثوں کا باعث بن سکتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ انتہائی ضروری فنڈز کو پائیدار قابل تجدید توانائی میں سرمایہ کاری سے توجہ ہٹانے کے مترادف ہے۔

وِٹ نے مزید کہا کہ "گیس کو صاف توانائی کے نظام کے لیے ایک 'منتقلی' ایندھن نہیں سمجھا جا سکتا، بلکہ یہ بہت زیادہ کاربن اخراج کرنے والا ایندھن ہے، جو کوئلے کی طرح ماحول دُشمن ہے۔ انہوں نے کہا یہ دراصل ممکنہ طور پرقابل تجدید متبادلات سے فنڈ استعمال کرنے سے توجہ ہٹاتا ہے۔"

پورٹ قاسم میں تابیر ایل این جی لمیٹڈ کی طرف سے ایک ایل این جی ٹرمینل کی مجوزہ تعمیر کا حوالہ دیتے ہوئے، اے۔ایل۔سی کے نمائندہ عبدالرافع نے کہا کہ گیس کے انفراسٹرکچر کی توسیع سے حیاتیاتی تنوع اور سمندری زندگی کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے – خاص طور پر مینگرووز جو پہلے ہی شدید بحران کا شکار ہیں۔ اس علاقے میں بے قابو صنعتی شدت کی وجہ سے ماحول دُشمن ایشوز بڑھ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسے منصوبوں کی فزیبلٹی سے لامحالہ میتھین کے اخراج سے ماحول کو لاحق خطرات میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔

رافع نے مزید کہا کہ ایل این جی فلوٹنگ یونٹس مقامی ماہی گیری برادریوں کے لیے ماہی گیری کے روایتی راستوں میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، جس سے ان کی روزی روٹی تباہ ہو جاتی ہے۔ "ماحولیاتی اثرات کا پہلا جائزہ اس منصوبے کی اہم تفصیلات کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ 4 کلومیٹر میں انسانی آبادیاں ہونے کے باوجود اس کی اجازت کیوں دی گئی !!

انسٹی ٹیوٹ فار انرجی اکنامکس اینڈ فنانشل اینالیسس میں انرجی فنانس اینالسٹ، ھنیا اسعاد جو کہ امریکہ میں قائم ایک تھنک ٹینک کا حصہ ہے، نے کہا، "پاکستان کی ایندھن سے متعلق قرض کی ادائیگی میں ناکامی نے ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور روپیہ کی شدید مندی کے باعث نہ صرف ایندھن کی قلت پیدا کی ہے بلکہ پاور سیکٹر میں بڑے پیمانے پر لوڈ شیڈنگ اور توانائی کے بڑھتے ہوئے بلوں کے بحران کو بھی جنم دیا ہے۔

اسعاد نے نشاندہی کی کہ پاکستان اپنی ایل این جی کا تقریباً 44 فیصد اسپاٹ مارکیٹ سے خریدتا ہے، جہاں حالیہ اتار چڑھاؤ کی وجہ سے پاکستان 30$/ mmbtuسے اوپر کا ایندھن خرید رہا ہے، یہ قیمت براہ راست صارفین کو منتقل ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اس کے نتیجے میں، پاکستان میں بجلی کی اوسط قیمت PKR 15/KWhسے بڑھ کر PKR 25/KWhہو گئی ہے، جس میں غریبوں کے لیے کوئی ریلیف نظر نہیں آتا،" انہوں نے مزید کہا کہ صنعتی شعبے کو بھی گیس کی قلت کا سامنا ہے جبکہ بڑھتی ہوئی لاگت منافع کے مارجن کو کم کرتی ہے۔

ہنیا اسعاد نے مزید کہا کہ موجودہ صورتحال سے بچا جا سکتا تھا اگر حکومت توانائی کے حصول میں قابل تجدید ذرائع کا زیادہ حصہ شامل کرکے توانائی کی فراہمی کو متنوع بناتی۔!